بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیر مرید کو خلافت کب عطا کرتا ہے؟

مُصنف: خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد
فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی
سرکار معرؔوف پیر مدظلہ العالی

نورِ نگاہِ پیر عادلؒ حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد
عبد الرؤف شاہ قادری الچشتی افتخاری
پیرؔ فہمی مدظلہ العالی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیر مرید کو خلافت کب عطا کرتا ہے؟

مُصنف:

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد

فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی

سرکار معروف پیر مدظلہ العالی

انتساب

لاکھوں احسان وشکر اُس رب کائنات کا، کروڑوں درود وسلام آقائے نامدار مدنی تاجدار سرکارِ دو جہاں محمد مصطفے ﷺ پر وصد در صد احسان وشکر پیرانِ پیر روشن ضمیر حضرت غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ وخواجہ ءِ خواجگاں خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ وتمامی اولیاء ومشائخین رضوان اللہ تعالی اجمعین کا جن کی روحانی امداد ہر دم قدم پر شامل حال ہے۔انسان خدا کا مظہر اتم ہے۔اس لئے وہ قابلیت رکھتا ہے کہ صفاتِ بشری کو فنا کر کے خدا میں مل جائے اور خدا کے صفات حاصل کر کے بقا کے مرتبہ کو پہنچے۔رسول وپیغمبر علیہ السلام خدا کے مظہر خاص ہوتے ہیں۔ حصول معرفت کے لئے انسان کومختلف ذرائع سے گزرنا پڑتا ہے۔ میرے آقا و مولا پیر روشن ضمیر حضرت خواجہ شیخ محمد عبدالرؤف شاہ قادری الچشتی افتخاری پیرفہمی مدظلہ العالی

نے اِنھیں رموز سے آگاہی بخش کر خلافتِ قادریہ عالیہ خلفائیہ و خلافت چشتیہ بہشتیہ سے سرفراز فرما کر مسند رشد و ہدایت پر فائض کیا۔اسی رشدوہدایت کے ضمن میں کتاب ھٰذا ''پیر مرید کو خلافت کب عطا کرتا ہے؟'' ہے۔جو میں اپنے پیرومرشد کی بارگاہ ولایت میں نذر کرتا ہوں۔

گر قبول افتدز ہے عز وشرف

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد فاروق شاہ قادری
الچشتی عادل فہمی نوازی
معروف پیر مدظلہ العالی

پیر مرید کو خلافت کب عطا کرتا ہے؟

ہمارے پیر و مرشد نے ہماری قسمت کو بلند کیا اور تاجِ خلافت سے ہمارے سروں کو مزین کیا اِس کو زینت بخشا۔

سرفرازی کے لیے سر کی قسم
سر پہ پہنے تاج قسمت ہی نہیں

بھولیں گے نہ احسان تیرا یاد کریں گے
اب غیر کے در پہ نا فریاد کریں گے

(سرکار پیر عادل بیجاپوریؒ)

آج ہم خلافت کے موزوں میں خلافت کے کُچھ رسومات کچھ راز و نیاز پہ مختصر روشنی ڈالے گے اور میں نے اپنی ایک کتاب ''تخلیقِ آدم'' اس کے اندر میں نے اِس موزوں پر

ایک باب قائم کیا ہے جس کے پاس ہے وہ اِس کا مطالعہ کر لے اور جس کے پاس نہیں ہے وہ ہماری ویب سائٹ www.maroofpeer.com سے ڈاؤن لوڈ کر لے اور پڑھیں۔

خلافت کے موزوں پر پہلا جو سوال ہے وہ پہلا سوال ہی یہ ہے کہ خلافت کِسے کہتے ہیں؟ خلافت کے کیا معنیٰ ہے؟ خلافت کے معنیٰ نائب کے ہے خلافت کے معنیٰ نعمت کے ہے خلافت کے معنیٰ جانشینی کے ہے خلافت کے معنیٰ قائم مقامی کے ہے خلافت کے معنیٰ خلیفہ کے منصب کے ہے۔اور مشائخِ عظام کی اِصطلاح میں اِسے پیر کی جانب سے ملنے والی سب میں بڑی نعمت، سب میں بڑی عنایت، سب میں بڑی امانت ہے جس سے مُرید کو سرفراز کیا جاتا ہے۔

اب جو دوسرا سوال آتا ہے کہ پیر مُرید کو خلافت کب عطا کرتا ہے؟ کِسے عطا کرتا ہے؟ تو اس کے دو جوابات ہیں ایک تو مختصراً ہے اور ایک تفصیلاً ہے۔تو پہلے میں مختصراً جواب دے دوں

اِس کا مختصر جواب یہ ہے کہ پیر کا مُرید فقیر کا طالب جب رازِ مخفی و رموزے فقرائی سے واقف ہو جاتا ہے تو پیر اُس مُرید کو چار پیر چودہ خانوادہ کے روبرو اُسے اپنی خلافت سے سرفراز کرتا ہے۔
اب ایک تفصیلاً جواب سنو جو پیر کا منظورِ نظر ہوتا ہے جو پیر کا جا نثار ہوتا ہے جو پیر کا خِدمتگار ہوتا ہے تو پہلا نمبر اُس مُرید کا ہے۔جس کو پیر بہ رازی خوشی خلافت سے سرفراز کرتا ہے اب اس کی اور وجوہات ہیں۔

حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز بُلند پرواز رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہے کہ کچھ لوگ پیر کو معلم یا محض اُستاد سمجھتے ہیں یعنی جیسے کچھ لوگ اسکول میں چلے جاتے ہیں یا مدرسے میں چلے جاتے ہیں درس لیا اور آ گئے اور یہ ہر دور میں چلا لیکن حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بُلند پرواز رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے خواجگان چِشت کے یہاں یہ طریقہ نہیں ہے جب آپ یہ فرماتے ہیں کہ ہمارے خواجگان چِشت کے یہاں یہ طریقہ نہیں ہیں اِس کا مطلب ہے کہ آپ کے پیر اُن کے پیر پھر اُن کے پیر

یعنی خواجگانِ چشت کی آپ بات کر رہے ہیں کہ ہم اپنے پیر کو اُستاد و معلم نہیں سمجھتے ہیں۔تو پھر کیا سمجھتے ہے تو حضرت خواجہ بندہ نواز خود اِس کی تشریح فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں جو پیر ہے وہ معشوق کا درجہ رکھتا ہے اور مُرید عاشق کا۔ہم پیر سے بڑھ کر کسی کو ترجیح نہیں دیتے ہم پیر سے بڑا کسی کو ولی نہیں سمجھتے چاہے جُنیدِ بغدادیؒ ہو یا بایزید بسطامیؒ ہو، حتیٰ کے پیر کا پیر (دادا پیر) بھی موجود ہو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مُجھے جو فیض میرے پیر سے پہنچے گا وہ پیر کے پیر (دادا پیر) سے بھی نہیں پہنچے گا اور آگے فرماتے ہیں کہ اگر مُرید اِس اعتقاد میں سچا ہے تو اُس کے پیر کے پیر بھی اُس سے خوش ہوں گے اور اُس کی تائید کریں گے اور اُس کی تعریف کریں گے۔آپ فرماتے ہے کہ تُم نے حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور حضرت خواجہ فریدالدین رحمتہ اللہ علیہ کی حکایت نہیں سُنی۔

حکایت : ایک دفعہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری رحمتہ اللہ علیہ دہلی تشریف لاتے ہیں حضرت خواجہ قطب الدین

بختیار کا کی رحمتہ اللہ علیہ سے ملنے کے لئے جب آپ دہلی تشریف لائے تو دہلی میں دھوم مچی کے خواجگانِ چشت تشریف لائے ہیں تو ہر کوئی آپ کے دیدار کے لئے دوڑا خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ علیہ کے تمام مُریدین بھی موجود تھے صرف ایک حاضر نہیں ہوئے وہ بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ تھے جب خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے اُس محفل میں بابا فرید کو نا پایا تو آپ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ علیہ سے کہتے ہیں آپ کے وہ چہیتے مُرید کہاں ہیں جو یہاں بیٹھے بیٹھے لوحِ محفوظ تک دیکھ لیتے ہیں کہاں ہے وہ شرف باریابی کو آئے نہیں تو آپ بھی اُنھیں دیکھتے ہیں کہی نظر نہیں آتے ۔تب آپ ایک مُرید کو بھیجتے ہیں کے میں حکم دیتا ہوں اُس وقت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ بھی فرماتے ہے کے اُنہیں کہنا میں بھی حُکم دے رہا ہوں یہاں آیئے ، یہاں مجھے ایک شعر یاد آ رہا ہے آپ لوگوں نے سنا ہی ہو گا کہ۔

اِرادے روز بنتے بن کر ٹوٹ جاتے ہیں
وہی اجمیر جاتے ہے جنہیں خواجہ بُلاتے ہیں

یہاں تو غریب نوازؒ خود بابا فریدؒ کو حُکم دے رہے ہیں کے آیئے پھر جب حُکم ہوگیا پیر اور دادا پیر کا تو بابا فریدؒ کے پیر بھائی بابا فرید کے پاس جا کر کہتے ہیں چلیئے۔ پیر بھی بُلا رہے ہیں اور دادا پیر بھی۔ پر بابا فریدؒ عذر پیش کرتے ہیں تو بابا فریدؒ کے پیر بھائی نے نہیں آنے کا سبب دریافت کیا تو بابا فرید فرماتے ہے اس کے کُچھ اسباب ہیں۔ پہلا تو یہ کے حضور خواجہ غریب نوازؒ مقامِ غوثیت پہ ہیں ولایت کے اندر مقامِ غوثیت رکھتے ہیں اور آپ خواجگانِ چشت کے سرخیل ہیں اور دوسری بات آپ میرے پیر کے پیر ہیں اگر میں مجلس میں جاؤں خدمت میں جاؤں دیدار کے شرف کے لئے جاؤں تو پہلے اگر میں اتنی بڑی شخصیت کی قدم بوسی کرتا ہوں اپنے پیر کی موجودگی میں تو یہ مناسب نہیں ہے اور اگر میں اپنے پیر کی قدم بوسی کرلوں اتنی بڑی شخصیت کے رہتے تو یہ بھی مناسب نہیں ہے۔ تو آپ

کے پیر بھائیوں نے کہا کے اب حُکم ہو گیا ہے، یہاں یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ اللہ سے بڑا اللہ کا حُکم ہے عزازیل اللہ کو بڑا تو مانتا تھا مگر اُس کے حُکم کو بڑا نہیں مانا اِس لئے وہ شیطان ہو گیا اِس لئے کافر ہو گیا۔ تو اللہ سے بڑا اللہ کا حُکم رسول سے بڑا رسول کا حُکم اور پیر سے بڑا پیر کا حُکم۔ بابا فرید حُکم کو سُنتے ہی مجلس میں تشریف لاتے ہیں اور اِس انداز میں تشریف لاتے ہیں کہ آپ کی نگاہ آپ کے پیرِ کامل کے قدموں کی طرف تھی بابا فرید اِس انداز میں تشریف لائے یعنی نا دائیں دیکھتے ہے نا بائیں کے کون موجود ہے مجلس میں کیا چل رہا ہے مجلس کس طرح گرم ہے آپ ادب وحترام سے آتے ہی اپنے پیر کامل خواجہ قُطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کے قدموں میں گر گئے قدم بوسی کی اور پھر خواجہ قُطب الدین رحمتہ اللہ علیہ نے بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے پیر خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے قدموں میں ڈال دیا۔

قطب الدین و معین الدین دونوں کھڑے کا کولا گو پائے
میں بلہاری پیر آپ کے جو معین دیو ملائے

پھر خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ اُٹھتے ہیں اور بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کو بھی اُٹھاتے ہیں اور اپنے گلے سے لگا کر خواجگانِ چشت کی نعمت سے مالا مال کرتے ہے اور خواجہ قطب الدین سے کہتے ہے کہ آپ ابھی میرے سامنے انہیں خلافت سے سرفراز فرمائے۔ غور طلب بات یہاں یہ ہے کہ پیر بھی موجود تھے اور دادا پیر بھی لیکن بابا فرید نے اپنے پیرِ کامل کی بارگاہ میں سر جُھکایا تو خواجہ غریب نوازؒ آپ سے خفا نہیں ہوئے بلکہ آپ اتنا خوش ہوئے کے آپ نے اُنھیں سینے سے لگا کر دولتِ چشتیاں سے نواز دیا خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ اتنا کہتے ہوئے آگے یوں فرماتے ہیں کہ ہم پیر کو نبی پاک ﷺ کو خُدا تعالی کو ایک دیکھتے ہیں ایک جانتے ہیں۔ مولانا رومیؒ فرماتے ہیں۔

ہر کہ پیرو ذاتِ حق را یک نہ دید
نئے مرید و نئے مرید و نئے مرید

اس بات کو اور قریب سے سمجھئے کہ اللہ تعالی نبی پاک ﷺ حضرت علی علیہ السلام، ماں فاطمہ سلام اللہ علیہا، مولا حسن علیہ السلام و مولا حُسین علیہ السلام ان چھیوں کے نور کو اگر مُرکب کرو گے ملا دو گے تو اُس سے جو گولی بنے گی اُس گولی کا نام پیر ہے۔ تو جو ایسی عقیدت و محبت رکھے تو کیا اُسے خلافت سے سرفراز نہ کیا جائے گا۔ یہاں عاشق و معشوق والا معاملہ ہے تو پہلے پیر خلافت اُسے عطا کرتا ہے جو اُس کا منظورِ نظر ہے جو اُس کا خدمتگار ہے جانثار ہے۔ اب دوسرے نمبر کا مُرید جسے پیر سے خلافت عطا ہوتی ہے وہ صاحب علم ہوں اور پیر کا ادب جانتا ہو اور پیر کو اُسے خلافت عطا کرنے کا مقصد بھی یہ ہوتا ہے کہ وہ پیر کی تعلیمات کو تمام عالم میں پھیلائے وہ ارشاد کرے وہ تمام

اولیاء کرام کی باتوں کو اچھے انداز میں لوگوں تک پہنچائے تو اُس کی اِس علم کی بزرگی کے وجہ سے پیر اُسے خلافت عطا کرتا ہے۔ لیکن ایک بات کا دھیان رکھنا ہیں کے اُس کے اندر شیطان کی طرح تکبر نہ ہوں۔ شیطان خود کو یہ سمجھتا تھا کہ میں اللہ کا خلیفہ ہوں وہ اپنے آپ میں یہ بات طے کر لیا تھا کہ میں اللہ کا خلیفہ ہوں اپنے اندر یہ گھڑ لیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو خلافت عطا کیا آخر شیطان کو کیوں نہیں کیا۔ تو شیطان کو اس لئے خلافت عطا نہیں کیا کیوں کہ اُس کے پاس چار (ع) تھے اور آدم علیہ سلام کے پاس پانچ (ع) تھے تو شیطان کے پاس چار (ع) یہ تھے کے وہ عالم تھا تبھی تو اللہ تعالی نے اُسے اُستادِ ملائک بنایا دوسرا (ع) وہ عامل تھا تیسرا (ع) وہ عاقِل تھا قران مجید کو اُٹھا کر دیکھے تو بات سمجھ میں آئے گی کے ایسے عقلی دلیل قائم کیا کے بہت لوگ ہار جائے گے اُس کی عقلی دلیل یہ ہے کہ میں آدم سے بہتر ہوں "اَنَا خَیرٌ مِّنۡ" (سورۃ الاعراف ۲۱) تو نے آدم کو مٹی سے بنایا مٹی میں ظلمت ہے اندھیرا

ہے ۔اور مجھے آ گ سے بنایا آ گ میں روشنی ہے۔ظلمت اور روشنی میں کون افضل ہے ایسی عقلی دلیل قائم کرتا تھا۔اس کی دلیلیں موجود ہیں قرآن مجید میں۔چوتھا (ع) وہ عابد تھا ٦ کروڑ برس اس نے اللہ کی عبادت کی۔اور یہ چاروں (ع) حضرت آدم علیہ السلام میں بھی تھے پر وہ پانچواں (ع)'' عشق '' ہے۔اُس نے حضرتِ آدمؑ کو افضل کر دیا۔شیطان میں عشق نہیں ہے اگر اُس میں عشق ہوتا تو وہ عقل سے ہٹتا اور سجدہ ریز ہو جاتا اور کہتا کہ میرے معبود نے جو کہا حق کہا۔اور جس میں عشق موجود ہو وہ پانچ والا ہے یعنی پانچ (ع) والا ہے اور ہمیں نسبت ہے پنجتن پاک سے اور علی علیہ السلام بھی (ع) سے ہیں۔اور جب بھی نوازے گئے ہے یہ پانچ (ع) والے ہی نوازے گئے ہیں۔شیطان کی صفت چار (ع) لئے آج بھی بہت مل جائیں گے لہٰذا ایسی صفت والوں سے اور ایسی صفت سے اہلِ عشق کو دور رہنا چاہیئے۔عشق کی روشن مثال یہ ہے کہ جب یہ پانچواں (ع) یعنی عشق جب آدم علیہ السلام میں آیا تو کیا کیا۔یہ کیا کہ

خطا آدم علیہ سلام سے بھی ہوئی اور شیطان سے بھی لیکن اُس چار (ع) والے نے اُس کی خطا کو اللہ کی طرف منسوب کیا اور حضرتِ آدم نے جو کہ پانچ (ع) رکھتے تھے جن میں عشق موجود تھا۔وہ کہتے ہیں کہ اے میرے رب مجھ سے خطا ہوئی۔ ''رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ لْخَسِرِينَ.'' (سورۃ الاعراف ۲۳) تو ہوا کیا سیدنا آدم علیہ اسلام کی خطا پر عطا ہوگئی اور شیطان لعنتی ہو گیا یعنی رحمت سے دور ہو گیا۔

اب جو تیسرا شخص ہے جِسے پیر خلافت عطا کرتا ہے وہ شخص ہوتا ہے جس کے دادا پیر یا چاچا پیر یا اُس کے پیر بھائی کے کہنے سے اُسے پیر خلافت سے سرفراز کرتا ہے۔اور چوتھا نمبر یہ ہے کہ پیر کو یا تو بشارت ہوتی ہے یا کسی پیر کے حکم سے یعنی کوئی مرید ہو جس کا پیر وِصال کر گیا ہو وہ اُس پیر کامل کو بشارت دیکر کہتے ہیں جس سے مُریدِ کی وابستگی ہو کہ آپ اِس مُریدِ صادق کو خلافت سے سرفراز فرمائے یہ چوتھا مقام ہے۔

پانچواں مقام یہ ہے کہ مرید خود آ کر زانوِ ادب ہو کر کہے کہ سرکار خلافت سے سرفراز کیجئے اب سوال یہ ہے کہ وہ مُرید پرانہ مرید ہو یا نیا تو خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "آداب المریدین" میں نقل کرتے ہے کہ حضرت شیخ ابو نجیب سہروردی فرماتے ہیں کہ ایک روز ایک مرید نے حضرت شیخ احمد غزالی سے خِرقہ طلب کیا حضرت شیخ نے اُس مُرید کو میرے پاس بھیج دیا میں نے اُس مُرید کے سامنے خِرقہ پوشی کے تمام حقوق بیان کیئے۔ وہ مُرید حقوق اور شرائط سُن کر ڈر گیا۔ اگلے روز شیخ نے مجھے بُلا کر سخت غُصہ کا اظہار کیا۔ فرمایا میں نے تو تمہارے پاس اس لیے بھیجا تھا کہ تم اُس سے کُچھ ایسی باتیں کرو گے جِس سے اُس کی رغبت اور شوق میں اضافہ ہو۔ تم نے اُس سے ایسی بات کی کہ وہ خود ہی اس راستہ سے ہٹ گیا۔ تم نے اس سے جو کچھ کہا وہ اگر چہ صحیح تھا اگر ہم بھی مُریدوں سے ایسی بات کرنے لگیں تو ایک مُرید بھی ہمارے پاس نہ ٹھہرے گے سب بھاگ جائیں گیں۔ ہم اُسے ضرور خِرقہ پہنائیں گے

۔کم از کم اس قوم کی مشابہت تو پیدا ہو جائے گی۔صوفیا کی فیضِ صحبت سے اُمید ہے کہ کبھی نہ کبھی اُس پر یہ رنگ اثر انداز ہوگا۔ اورخُدا تعالی اس کوبھی تصوف کی نعمت سے مالا مال کردے۔

اِس روایت کوحضرت سیّدِمیر عبدالواحِد بلگرامی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب(سبع سنابل ۵۲۱_PDF126)میں درج کیا ہے۔

اورحدیث پاک میں ہیں حُضور نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہیں میں سے ہے۔ (ابوداودشریف 4031)

بُخاری و مُسلم شریف کی متفقہ حدیث ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں پھرتے رہتے ہیں اور اللہ کی یاد کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔پھر جہاں وہ کچھ ایسے لوگوں کو پا لیتے ہیں کہ جو اللہ کا ذکر کرتے ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ ہمارا مطلب حاصل ہوگیا۔پھر وہ پہلے آسمان

تک اپنے پروں سے ان پر امنڈتے رہتے ہیں۔ پھر ختم پر اپنے رب کی طرف چلے جاتے ہیں۔ پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ اپنے بندوں کے متعلق خوب جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح پڑھتے تھے، تیری کبریائی بیان کرتے تھے، تیری حمد کرتے تھے اور تیری بڑائی کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ کہا کہ وہ جواب دیتے ہیں نہیں، واللہ! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، پھر ان کا اس وقت کیا حال ہوتا جب وہ مجھے دیکھے ہوئے ہوتے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ تیرا دیدار کر لیتے تو تیری عبادت اور بھی بہت زیادہ کرتے ، تیری بڑائی سب سے زیادہ بیان کرتے ، تیری تسبیح سب سے زیادہ کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے، پھر وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ جنت مانگتے ہیں۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں نہیں، واللہ اے رب! انہوں نے

تیری جنت نہیں دیکھی۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے ان کا اس وقت کیا عالم ہوتا اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا تو وہ اس سے اور بھی زیادہ خواہشمند ہوتے، سب سے بڑھ کر اس کے طلب گار ہوتے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں، دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے جہنم دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں نہیں، واللہ، انہوں نے جہنم کو دیکھا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، پھر اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو اس سے بچنے میں وہ سب سے آگے ہوتے اور سب سے زیادہ اس سے خوف کھاتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر ان میں سے ایک فرشتے نے کہا کہ ان میں فلاں بھی تھا جو ان ذاکرین میں سے نہیں تھا، بلکہ وہ کسی

ضرورت سے آ گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ یہ (ذاکرین) وہ لوگ ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی نامراد نہیں رہتا۔(بُخاری شریف6408)

توذاکرین کا جب یہ مقام ہےتو عارفین کا کیا مقام ہوگا جن کے لئے آتا ہے کہ ایک لمحہ کی صحبت سوسال کی عبادتِ بے ریا سے افضل ہیں۔

یک زمانہ صحبتِ با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعتِ بے ریا

جو عارفین اولیا اللہ کی صحبت میں بیٹھتا ہیں وہ کبھی محروم نہیں جاتا اور ایک حدیث مبارک ہیں کہ میرے آقا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہے کہ جو آدمی جس سے محبت کرتا ہے وہ اُسی کا ہوتا ہیں۔(بخاری شریف6169)
غورِ طلب بات ہے کہ جو شخص عارفینِ خُدا و اولیا اللہ سے محبت رکھتا ہے اُس کا حشر بھی اُنھی کے ساتھ ہوگا اور جو اُن کی مشابہت کرتا ہے تو اُس کا حشر بھی اُنھی کے ساتھ ہوتا ہے۔تو

نئے مُرید کو بھی خلافت سے سرفراز کیا جا سکتا ہے لیکن بات اہم یہ ہے کہ وہ کچھ وقت کے لئے اپنے پیر کامل کی بارگاہ میں بیٹھ کر تعلیم وتربیت لے۔ کہیں ایسا نہ ہوجائے کے وہ خود بھی غرق ہو جائے اور اپنے مرید کو بھی غرق کردے۔ کیوں کہ وہ تعلیم و تربیت نہ لیا ہے تو ہوگا کیا کہ اُس شخص کی وجہ سے پورے سلسلے کا نام خراب ہوجاتا ہے۔تو اِس لئے ہمارے مشائخ کا قول ہے کہ جب بھی نیا خلیفہ مرید بنائے تو پیر کی اِجازت سے بنائے کیوں کہ اُس کا پیرِ کامل بہتر جانتا ہے کہ اُسے مُرید بنانا چاہیے یا نہیں۔ حالانکہ سند میں اُس کی اِجازت ہوتی ہے مگر پھر بھی ادب کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اپنے پیر سے اِجازت طلب کرے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ پیر جس شہر میں ہے اُس شہر میں وہ مُرید بنا نہیں سکتا یہ مشائخ کرام کے اُصول کے خِلاف ہے۔ لیکن اگر اُس کے پیر نے اُسے اِجازت دیا ہو تو وہ اُس شہر میں مُرید بنا سکتا ہے ورنہ نہیں۔

باطنی خلافت

کچھ لوگ باطنی خلافت کا تذکرہ کرتے ہیں کہ ہمیں باطنی خلافت ہے کوئی کہتا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے خلافت ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ مجھے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ سے خلافت ہے کوئی کہتا ہے کہ غریب نواز کے خلیفہ کے خلیفہ سے خلافت ہے کوئی کہتا ہے مجھے خواجہ بندہ نواز رحمت اللہ علیہ کے خلیفہ کے خلیفہ سے خلافت ہے جِسے اصطلاح میں اویسی نسبت کہتے ہے یہاں غور کا مقام یہ ہے کہ یہ بات حُضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کونہیں پتا تھی یا اُن کی کی سمجھ میں نہیں آئی جب کہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ نے اپنا لعاب دہن حضور غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ کونوش کرایا تو آپ کو کہنا چاہیے تھا پھر کہ مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے خلافت ہے۔ اِس بات پر تو سند رکھی گئی ہے۔ مگر آپ مُرید ہوئے حضرت ابوسعید

مبارک المخزومی رضی اللہ عنہ سے ۔ یہ بات غوثِ پاک کا شجرہ بتاتا ہے۔ حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ عطائے رسول ﷺ ہیں۔ یہ بات ہر کوئی مانتا ہے۔ مگر غریب نوازؒ نے کبھی نہیں کہا کے میں عطائے رسول ﷺ ہوں مجھے خلافت عطا ہے۔ آپ کے پیرو مرشد کے نام سے سبھی واقف ہے کہ آپ کے پیرو مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ ہے تو اس بات سے سمجھنا چاہیئے کہ اتنے بڑے مشائخ جن سے اتنے بڑے سلاسل نکلے ہے وہ ظاہر میں پیر کامل کے طلبگار رہے تو ہم کیا شیئے ہیں۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے حضرت شیخ الاسلام بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے نے شیخ الاسلام قُطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر سر منڈایا (یعنی بیعت کی نیت سے) لیکن شیخ الاسلام بابا فرید نے فرمایا کہ حضرت خواجہ قطب الاقطاب ہمارے خواجہ اور مخدوم ہیں مگر یہ بیعت درست نہیں ہے۔ بیعت وہی دُرست ہیں جو دست بہ دست چلے ۔اب کوئی اِس میں آپ کے لیے اور اشتعال پیدا کرسکتا ہے کہ

نقشبندیا سلسلے کے شجرہ میں آپ دیکھے گے تو حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کا نام ہے اوران کے اوپر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا نام ہے تو کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کو اِمام جعفر صادق علیہ السلام نے باطنی خلافت عطا فرمائی۔اب دیکھئے یہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا وصال 148 ہجری میں ہوا۔اور حضرت بایزید بسطامی کی ولادت جو کتابوں میں ملتی ہے 261 ہجری میں ہے ۔اس بات کی اور بھی روایات ہے ۔اِس بات سے اِنکار نہیں ہے مگر اِمام جعفر صادق علیہ السلام کے وصال کے بعد ہی آپ کی ولادت ہے ۔کسی نے کہا 20 سال کے بعد کسی نے 12 سال کے بعد کسی نے 60 سال کے بعد تو کسی نے 100 سال ایسی رواتیں ملتی ہے لیکن ہر ایک نے یہ مانا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے وصال کے بعد ہی آپ کی ولادت ہے۔لیکن ہم جب سلسلہ نقشبندیا کا شجرہ دیکھتے ہیں یعنی حضور نبی پاک ﷺ کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اُن

کے بعد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ پھر اُن کے بعد حضرت قاسم بن محمد ہ بن ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تو اُن سے جو خلافت آئی ہے وہ حضرت اِمام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئی ہے پھر اِمام جعفر صادق کے بعد اگر ہم وہ شجرہ دیکھتے ہے تو حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کا نام آتا ہے جب کے دونوں کے درمیان کافی فرق ہے۔تو اس بات سے یہ ثابت ہوا کہ باطنی خلافت ہوئی ہے۔لیکن یہ دھیان رکھنا۔ اصول کئی لوگوں کو پتہ نہیں ہوتے ہیں۔اصول یہ ہے کہ آپ نے اور واسطوں سے بھی یعنی جو روحانی شجرہ چل رہا ہے وہ اور واسطوں سے بھی نبی پاک ﷺ تک پہنچتا ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تک بھی پہنچتا ہے اور واسطوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک بھی پہنچتا ہے۔اِس لئے یہ سلسلہ مُنقطع نہیں ہے۔جیسے ہم حدیث کہ بارے میں کہتے ہے کہ اگر کوئی راوی اُس میں منقطع ہے تو ہم اُسے ضعیف حدیث کہتے ہیں۔اِسی طرح شجرہ کے اندر بھی یہی بات ہے کہ اگر اُس میں

کوئی بُزرگ نہیں ہے تو وہ شجرہ منقطع ہو جائے گا تو یہ دھیان رکھنا ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی عقیدت ومحبت اِمام جعفر صادق علیہ السلام سے بہت تھی اِس وجہ سے وہاں شجرہ جُڑ گیا ہے۔ حالانکہ شجرہ دوسری نسبت سے اگر دیکھیں تو حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے ہاتھ پر آپ بیعت ہوئے۔ اور حضرت اِمام علی رضا حضرت امام موسیٰ قاظم علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور وہ اِمام جعفر صادق علیہ السلام کے ہاتھ میں بیعت ہوئے۔ تو دو واسطوں سے حضرت بایزید بسطامی کا شجرہ نسبت امام جعفر صادق رعلیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ یعنی دیگر واسطوں سے آپ کا سلسلہ وہاں تک پہنچتا ہے۔

اویسی نسبت

اس نسبت کو اویسی نسبت حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہ سے کہتے ہیں۔ وہ اس لئے کہ حضرت اویس قرنیؓ نے بغیر نبی

پاک ﷺ سے ملے فیض پایا۔لیکن یہاں فیض سے ہمیں انکار نہیں ہے کہ آپ فیض نہیں پا سکتے فیض تو آپ پا سکتے ہیں چاہے وہ کسی قدیم بزرگ سے کیوں نہ ہو مگر مسئلہ ہے خلافت کا تو وہ بڑی پیچیدہ بات ہے کسی نے بھی آج تک حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو صحابی نہیں کہا۔آپ چاہے جو کتاب پڑھ لو۔سب نے تابعی کہا ہے یہاں تک کہ آپ مخضرم میں ہے مگر صحابی نہیں۔تو آپ کو تو صحابی کہنا چاہیئے تھا۔اب اُن کے صدقے میں لوگ خلافت حاصل کر رہے ہیں۔تو ایسی نسبت میں صحابیت والی نسبت تو نہیں آئی ؟ اگر کتابوں کا مطالعہ کریں تو پتہ چلے گا کہ حضرت اویس قرنی حضرت مولا علی مشکل کشا کے ہاتھ میں بیعت ہوئے 36ء میں بیعت ہونے کے بعد آپ ہی کی طرف سے لڑتے ہوئے جنگ صفین میں جامِ شہادت نوش کیئے۔تمام بزرگوں کا شجرہ بتاتا ہے کہ فیض کہاں سے آ رہا ہے۔اور اگر شجرہ کے بیچ میں اگر کوئی بلا واسطہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ سے نسبت جوڑ لے تو کیا یہ بات بزرگوں کو پتہ نہیں تھی؟ کئی

بزرگوں نے ایسی بات کہی ہے کہ ہمیں باطنی طور پر فلاں بزرگ نے بیعت بھی کیا اور خلافت بھی دی، اُس کے باوجود بھی ظاہر میں اُنہوں نے پیر سے نسبت کی اُن سے مُرید بھی ہوئے اور اُن سے خلافت بھی لیا۔ باطن میں اگر بیعت لے تو آپ کو تعلیم و تربیت کون دیگا صحبت کون دیگا ایسی بیعت کا مقصد کیا نکلے گا؟

خلافت کی رسومات

خلافت کی رسومات میں پیر مُرید کو کُلہ دیتا ہے کُلہ سخت ہوتا ہے۔ اور سخت کُلہ اِس لئے دیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے اِرادے کے اندر پختہ ہو جائے۔ پھر پیر اُس پر اپنے سر کا امامہ باندھتا ہے اور جب پیر امامہ باندھ دے تو یہ اب کسی نو ہاتھ کی پگھڑی نہیں بلکہ پیر کا عطا کردہ تاج ہو گیا۔ غور کا مقام ہے کہ جب تک کوئی چیز نبی پاک ﷺ سے مس نہیں تھی تو اُس کی قیمت کیا تھی۔ جو تی جب تک نبی پاک ﷺ کے قدموں کا بوسہ نہ دی جب تک وہ

صرف جوتی تھی کوئی بھی اُسے اپنے پیر میں ڈال سکتا تھا مگر جیسے ہی میرے آقا و مولا نبی پاک ﷺ نے اُسے اپنے پیروں کی زینت سے نوازا تو لوگ اُس نعلین کو سروں پہ سجانے لگ گئے وہ نسبت والی چیز ہو گئی تو جیسے ہی پیر نے امامہ باندھا تو وہ تاج کہلایا۔ اب اُس کی آپ کو حفاظت کرنی ہوگی۔ مثلاً آپ نے داڑھی کے بال بنائے داڑھی کے کچھ بال گرے تو کچرے میں نہیں پھینک سکتے ہیں۔ آپ کو اُسے عزت سے کہی رکھنا پڑے گا۔ کیوں کہ آپ داڑھی رکھتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ یہ سُنت رسول ﷺ ہے جبکہ یہ بال رسول کا نہیں یہ داڑھی رسول کی نہیں جبکہ یہ داڑھی رسول سے نسبت کر گئی تو اب اُس کا احترام لازم ہو گیا۔ کیوں کہ یہ داڑھی بھی سُنتِ رسول ہے۔ اب کوئی داڑھی میں ہاتھ نہیں ڈال سکتا اگر کوئی ڈالے تو گو یہ کہ اُس نے نبی پاک ﷺ کی بے حرمتی کی اب اس کی عظمت کہا پہنچی اس کی نسبت کہاں پہنچی۔ علامہ کپتان واحد بخش جنہوں نے ایک کتاب کا ترجمہ کیا ہے "میراۃ الاسرار" نام کی جس میں اولیاء

کرام کے تذکرے ہیں۔انھوں نے اپنی کتاب میں ایک حوالہ پیش کیا ہے "راحت القلوب" سے جس میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی رویت پیش کی ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو ایک خرقہ عطا کیا اور فرمایا کہ یہ خرقہ اُسے عطا کرنا جو پردہ پوشی کر سکے وہ روایت یوں ہے کہ جب نبی پاک ﷺ مکّہ ءمعظّمہ اپنے ہجرے پاک میں تشریف لائے تو آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو بلایا اور فرمایا ابوبکر اگر میں یہ خرقہ تمہیں عطا کروں گا تو تم کیا کرو گے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ اس کو پہن کر میں صداقت پھیلاوں گا۔ اِسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا گیا کے آپ کیا کرو گے تو آپ فرماتے ہیں کہ میں عدل وانصاف کروں گا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے جب پوچھا گیا، آپ کہتے ہیں میں اسے پہن کر سخاوت کروں گا۔ پھر جب مولاعلی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا تو آپ فرماتے ہے کہ میں

اِس کو پہن کر لوگوں کی عیب پوشی کروں گا۔ پھر آقا نبی پاک ﷺ نے وہ خرقہ حضرت مولا علی کو عطا کیا۔

یہاں صاحبِ خلیفہ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ تاج کی نسبت رسول پاک ﷺ سے ہے خرقہ کی نسبت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے ہے۔ تو خلافت کسے دی جائے جس کے اندر صفتِ ستّاریت موجود ہو اور ہما وقت وہ اس صفت کا حامل ہو۔ اس کی مثال دیکھئے کہ ایک دفعہ حضرت اِمام حُسین علیہ السلام ایک شخص کو دیکھتے ہیں کہ وہ وضو کر رہا ہے مگر وہ غلط کر رہا ہے۔ اب دیکھئے اِمام حُسین علیہ السلام کس طرح سے پردہ پوشی کرتے ہیں کہ اُسے کہتے ہیں کہ آپ میرا وضو دیکھئے کہ میں صحیح کر رہا ہوں یا نہیں کچھ غلطی ہو تو بتا دینا۔ جب آپ نے وضو فرمایا تو وہ شخص خود سمجھ گیا کہ اُس کے وضو میں کتنی غلطیاں تھی۔ وہ شخص حضرتِ حُسین علیہ السلام کے قدموں پر گر گیا ایسی صفتِ ستاریت پہ قربان جائیں۔ اِس لئے حدیثِ مبارک میں آتا ہے کہ مومن، مومن کا آئینہ ہوتا ہے۔ جب آپ آئینے میں

کھڑے ہوتے ہیں تو آئینہ آپ کو بہت خاموشی سے بتا دیتا ہے کہ یہاں داغ ہے جو کہ ہمارے قریب والا شخص نہ بتا پائے تو خلافت اُسے ہے جس میں صفتِ ستّاریت ہو۔ جو عیب پھیلانے لگ جائے اُسے ہرگز نوازش نہیں ہے۔اب جو ہمیں کمر پٹا(Belt) دیا جاتا ہے اُس کی نسبت امامِ حُسین علیہ السلام سے ہے۔ تاکہ آپ اپنے نفس پر قابو رکھ سکیں۔آپ کو بنڈی (بنیان) دی جاتی ہے وہ اِمام حسن علیہ السلام سے نسبت رکھتی ہے اور جو اوپر دوہنی ڈالی جاتی ہے وہ سیدہ ماں فاطمہ سلام اللہ علیہا کی نسبت سے ہے۔تو ہمیں جو بھی خلافت عطا ہو رہی ہے وہ پنجتن ِپاک کے صدقے میں ہو رہی ہے۔ جب کوئی خلیفہ یہ تصور کرے گا کہ میں نے جو تاج پہنا ہوں وہ نبی پاک ﷺ کا ہے۔میں نے جو خرقہ پہنا ہوں وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہے ۔ مجھ پہ جو دوہنی ہے وہ ماں فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ہے ۔ اور میرے پاس جو بنڈی ہے امام حسن رعلیہ السلام کی ہے۔اور جو پٹا ہے وہ مولا حسین علیہ السلام کا ہے۔تو دیکھئے اُس کا تصور کیا

رنگ لاتا ہے۔

سورۂ یوسف میں ایک واقعہ ہے کہ حضرت یعقوب علیہ سلام حضرت یوسف علیہ سلام کی جدائی میں اتنا روئے کے آپ کی آنکھوں کی بینائی چلی گئی۔ برسوں کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا جُبہ مبارک حضرت یعقوب علیہ سلام کو بطورِ نشانی بھیجا جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے اُس جُبہ مبارک کو اپنی آنکھوں سے لگایا تو کہتے ہیں کہ آپ کو بینائی آ گئی وہ تو خود نبی تھے آپ اگر دُعا کرتے تو بینائی آ جاتی تو پھر اللہ تعالیٰ کو یہ بتانا مقصود تھا کہ بزرگوں کے انبیاء و اولیاء کے تبرکات میں شفاء موجود ہوتی ہے۔ جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کی ظاہری بینائی آ گئی تو اگر کوئی مُرید اِس تصور سے اِس خیال سے خرقہ پہنے کہ یہ مولائے کائنات کا جُبہ مبارک ہے تو اُس کی باطن کی آنکھ میں بینائی آ جائے گی۔ اور بھی کافی رسومات ادا کی جاتی ہے۔ اور بھی کئی ایسے رموز ہیں جسکا اظہار کرنا منع ہے۔ تو صاحب یہ دھیان رکھنا چاہیے کہ جب خلافت سے سرفرازی ہو

جاتی ہے تو یہ سمجھ لیں کے اب تک وہ ذمہ دار نہیں تھا لیکن اب ذمہ دار ہو گیا ہے۔ جب تک وہ مُرید تھا تو وہ کانچ کا ٹکڑا تھا یعنی اگر اُس پر روشنی پڑی تو آر پار ہو جاتی ہے۔ اگر اُس ٹکڑے میں دیکھیں تو نظر آر پار ہو جاتی ہے لیکن جیسے ہی پیر کامل نے خلافت کا پارہ اُس پر چڑھایا تو وہ آئینہ میں جلوے نظر آنے لگے۔ روشنی جب اُس پر پڑھتی ہے تو مُنعکس (Reflect) ہونے لگتی ہے۔ اگر کوئی اُس کا مُرید ہو تو اُس پر جو تجلّی گرتی ہے وہ مُنعکس ہو کر اُس مُرید پر بھی گرتی ہے۔ تو خلافت اُس پارے کا نام ہے جو کانچ کے پیچھے لگایا جاتا ہے۔ اِس کی آسان مثال یہ ہے کہ شریعت میں ہے اگر آپ کسی ایسی جگہ پر ہو کہ آپ کو وضو کرنے کے لئے پانی میسر نہ ہو تو اُس وقت حکم یہ ہے کہ آپ تیمّم کریں۔ یعنی تیمّم سے آپ وہ تمام فعل کر سکتے ہے جو وضو سے کر سکتے ہے۔ کیونکہ وضو کا خلیفہ تیمّم ہے۔ خلیفہ وہ ہوتا ہے جو اصل کا مظہر ہوتا ہے یعنی جو اصل جیسا کام کر دکھائے۔ تیمّم وضو کا قائم مقام ہے جو کام وضو کر سکتا ہے اب وہ تیمّم بھی کر سکتا ہے۔ اب اس میں غور

کریں تو وضو پانی سے ہوتا ہے اور تیمّم مٹی سے تو آخر پانی نے مٹی کو اپنا خلیفہ کیوں بنایا تو مٹی میں یہ تاثیر ہے کہ وہ پانی کو اپنے اندر جذب کر سکتا ہے۔ تو جو مُرید پیر کی بات کو پیر کے راز و نیاز کو اور پیر کے خیالات کو اپنے اندر ضم کر سکتا ہے وہ خلیفہ بن سکتا ہے۔ درخت نے بیج سے کہا کہ آج سے تو میرا خلیفہ ہے جیسی بوئے ویسا ہی ہو بہو بن کر آ گیا اور کہا۔

آئینہ دیکھ کر کہے رہا ہوں
ہو بہو تیرے جیسا بنا ہوں

تو یہ بات صاحبِ خلیفہ دھیان میں رکھے کہ خلافت کا تاج آ گیا مطلب بہت بڑی ذمہ داری آپ کے سر پہ آ گئی۔ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں آئی۔ اب آپ پر پوری خلقِ خُدا نگہبان ہو گئی۔ اگر مُرید کسی راہ سے گزر رہا ہو تو کوئی بات نہیں لیکن جیسے ہی کوئی صاحب خلیفہ گزرے تو تمام مخلوق خُدا اُس پر نگہبان ہو جاتی ہیں۔ مُرید کی خطا چھوٹی ہے اور خلیفہ کی خطا بڑی

ہو جائے گی۔ کیوں کہ اُس کا مقام و اجر بھی تو بڑا ہے۔ تو یہ بات غور و فکر میں رکھے کہ خلافت لینے کے بعد اپنے پاؤں زمین پر ہی رہے تو بہتر ہے کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ اُس میں تکبر پیدا ہو جائے اور وہ شیطانی صفت یعنی چار (ع) والا نہ ہو جائے اُس میں عاجزی رہنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ خاک سے بنا ہے تو خاکساری اس میں ہونا چاہے۔

خلافت کو منسوخ کون کر سکتا ہے؟

خلافت کو منسوخ وہی کر سکتا ہے جو اِس خلافت کو دے رہا ہے۔ اُس کے علاوہ کِسے بھی یہ اجازت نہیں کہ اُس کی خلافت کو منسوخ کر سکے۔ خلافت کو منسوخ کرنے کا حق صرف پیر کے پاس ہے۔ کیونکہ اُسی نے یہ خلافت عطا کیا ہے۔ تو یہ بات سمجھ لیں کے جب خلافت عطا ہو گئی تو پیر کی اجازت سے پہلا مُرید بنائے اور ارشاد شروع کرے پیر کی عطا کردہ تعلیم کو عالم میں

پھیلائے ۔ یہ فریضہ آپ کو عطا ہو گیا ہے کہ آپ کو ایک طرح سے طریقت کا مُبلغ بنا دیا گیا ہے۔ آپ کو روحانیت کا مُبلغ بنا دیا گیا ہے۔ آپ کے کندھوں پر یہ ذمہ داری رکھ دی گئی ہے۔ خلیفہ معمولی چیز کا نام نہیں خلیفہ بہت بڑے مقام کا نام ہو گیا یہ ایسی نعمت ہے جو انسان کے علاوہ کسی کو عطا نہیں ہوئی۔ کیا فرشتے بھی کم نا تھے؟ فرشتے تو کہہ رہے تھے کہ یا اللہ کیا ہم تیری عبادت کے لئے کم نہ تھے۔ یہ بات یاد رکھے کہ فرشتے جن سے کبھی خطا سرزد نہیں ہو سکتی ایسے کو بھی خلافت عطا نہ ہوئی۔ اور مخلوق میں کسی کو بھی عطا نہ ہوئی کیوں کہ پوری کائنات مظہرِ خُدا ہے مگر مظہرِ کامل حضرت انسان ہی بن سکا۔ باقی کوئی نہیں حضرتِ انسان ہی مظہرِ کامل ہے اور اُس کو ہی اللہ نے اپنا نائب بنایا باقی کسی مظہر کو اپنا نائب نہیں بنایا۔ اگر خلافت کے لئے پیر نے اللہ و رسول نے چن لیا تو اپنی قسمت پر ناز کرنا جب بوجھ زیادہ ہوتا ہے تو گردن جُھک جاتی ہے۔ کسی درخت میں اگر زیادہ پھل لگ جائے تو وہ درخت جُھک جاتا ہے۔ تو آپ کے

اندر عاجزی و خاکساری آ جائے ۔ جیسے سیّدنا آدم علیہ السلام نے کہا تھا ''اے میرے رب مُجھ سے خطا ہوگئ'' جب آدم علیہ السلام بارگاہِ ربّ العزت میں جُھک گئے تو خطا کو عطا میں بدل دیا گیا اور جہاں تکبر آیا تو وہ شیطان ہوگیا۔ تو اگر ہم آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں تو ہم میں صفتِ آدم آنا چاہیئے ۔ اگر ہم خاک سے بنے ہیں تو خاک کی صفت ہمارے اندر آنا چاہیئے ۔

ہماری یہ دُعا ہے اللہ ربّ العزت کی بارگاہ میں کہ مولا جو بھی خلافت لئے ہیں یا لینے والے ہیں مولا تمام کی خلافتوں کو ولایت میں تبدیل فرمادے اُنہیں خلافت کو سمجھنے کی توفیق رفیق عطا فرما۔ (آمین)

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد
فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی
معروف پیر مدظلہ العالی

اہلِ سلسلہ حضرت پیر فہمیؔ مدظلہ العالی کے خدمات

TASANEEF

Hazrat Khwaja Sufi Shaikh Mohammed Farooque Shah Qadri Al-Chishti Adil Fehmi Nawazi **MAROOF PEER** Madzillahul Aali

ASTANA-E-MAROOF PEER

Maddikunta Village, Sadashiv Pet Mandal, Dist. Sangareddy, Hyderabad, Telangana.

Contact : +91 9967 9857 02